سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۱۵

# مقصدِ حیات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۱۵

# مقصدِ حیات

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

www.khanqah.org

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

# انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

# ضروری تفصیل

وعظ : مقصدِ حیات

واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۹۴ء بروز پیر

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت : ۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ مطابق ۱۰ فروری ۲۰۱۵ء

زیرِ اہتمام : شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس:11182 رابطہ:+92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل:khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

## قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

# عنوانات


آغاز سخن ............ ۵
مسافرانِ دنیا کی تین اقسام ............ ۷
دنیا کا سامانِ سفر آخرت کے لیے کارآمد نہیں ............ ۷
شُکُوْدْ کی تعریف ............ ۸
حفاظتِ نظر کا پہلا انعام بے چینی سے حفاظت ............ ۸
حفاظتِ نظر کا دوسرا انعام ایمان کی حلاوت ............ ۹
حفاظتِ نظر کا تیسرا انعام حسن خاتمہ کی بشارت ............ ۱۰
ولی اللہ بننے کے لیے دو کام ............ ۱۱
استحضارِ عظمتِ الٰہیہ کے آثار ............ ۱۲
حفاظتِ نظر پر حسن خاتمہ کے انعامِ عظیم کا سبب ............ ۱۲
کہاں جاؤگے اپنی تاریخ لے کر ............ ۱۳
حُسنِ فانی سے دل لگانا حماقت ہے ............ ۱۳
شُکُوْدْ کی تشریح پر ایک حکایت ............ ۱۴
دنیا کا مال و متاع مقصدِ حیات نہیں ............ ۱۵
قیامت کے دن اعضا گواہی دیں گے ............ ۱۶
اللہ تعالیٰ کس طرح بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں ............ ۱۷
تبدیل سیئات بالحسنات کی پہلی تفسیر ............ ۱۸
دوسری تفسیر ............ ۱۹
مال و متاع کے مقصدِ حیات نہ ہونے کی ایک عجیب دلیل ............ ۲۰
عبادت کے مقصدِ حیات ہونے پر دو دلائل ............ ۲۱
غیر اللہ سے دل لگانے کا خوف ناک انجام ............ ۲۱
تبدیل سیئات بالحسنات کی تیسری تفسیر ............ ۲۲
مقصدِ حیات عبادت ہے ............ ۲۳
متقی اور ولی اللہ بننے کے دو نسخے ............ ۲۴
ولی اللہ بننے کا پہلا نسخہ صحبتِ اہل اللہ ہے ............ ۲۵
اللہ کا نام تمام لذاتِ کائنات کا کیپسول ہے ............ ۲۶
شیطان دھوکہ باز تاجر ہے ............ ۲۷
ولی اللہ بننے کا دوسرا نسخہ ............ ۲۸


www.khanqah.org

# آغاز سخن

جنوبی افریقہ کے دوسرے سفر سے واپسی پر مرشدنا ومولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب اطال اللہ بقاء ھم وادام اللہ فیوضھم وانوارھم سے بعض خاص احباب نے درخواست کی کہ ختم قرآن کے موقع پر ان کی مسجد میں حضرت والا نصیحت کے چند کلمات فرمادیں۔ بوجہ تعلق خاص باوجود تکان وضعف کے حضرت والا نے ان کی درخواست قبول فرمالی اگرچہ گزشتہ کئی برسوں سے رمضان شریف میں بوجہ ضعف مساجد میں وعظ فرمانے کا حضرت والا کا معمول نہیں ہے۔

پیش نظر وعظ شب ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۴؁ھ کو مطابق ۷ مارچ ۱۹۹۴؁ء بروز دوشنبہ بعد تراویح دس بجے شب معمار ایونیو گلشن اقبال نمبر ۴ کی مسجد خلفاء راشدین میں ہوا، جو تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہا جس میں دنیا کی فنائیت اور انسان کی زندگی کا مقصد عجیب عنوانات اور انوکھی تعبیرات سے بیان فرمایا۔ جس کو سن کر دل دنیا کی محبت سے سرد اور آخرت کی طرف راغب ہوجاتا ہے۔اس وعظ کا نام ''مقصدِ حیات'' تجویز کیا گیا۔ بوقتِ تحریر قرآنی آیات واحادیثِ مبارکہ کے حوالے بین القوسین درج کردیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ شرفِ قبول عطا فرمائیں اور اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع فرمائیں اور حضرت والا اور ناقل ومرتب اور جملہ معاونین کے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین

مرتب:

یکے از خدام حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

۲۹ رمضان ۱۴۱۴؁ھ

# مقصدِ حیات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی، اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۱۹﴾[۱]

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾[۲]

حضراتِ سامعین! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس دنیا میں جو ہم کو بھیجا ہے اس کا مقصد کیا ہے؟ جب انسان کسی کام کا مقصد نہیں سمجھتا تو اس کا کام کبھی صحیح نہیں ہوسکتا لہٰذا ہم اپنی زندگی کا مقصد سمجھ لیں کہ ہم دنیا میں کس لیے آئے ہیں۔ یہ ہمارا پردیس ہے، آخرت ہمارا وطن ہے، پہلے دنیا کے پردیس کی کچھ مثالیں سنیے۔ کشمیر سے، کوئٹہ سے اور اطرافِ پاکستان سے کچھ لوگ کراچی کمانے آتے ہیں، کماکر پیسے جمع کرتے ہیں جب پھر اپنے وطن واپس جاتے ہیں یعنی کشمیر، کوئٹہ یا مانسہرہ، ہزارہ جہاں کے بھی ہوں تو یا تو اپنا نقد پیسہ لے جاتے ہیں اور وہاں ٹھاٹھ سے رہتے ہیں یا اپنے نقد پیسے سے کرسی یا چیئر وغیرہ خرید کر چیئرمین بن کر جاتے ہیں اور اطراف میں ان کی خوب عزت ہوتی ہے کہ ماشاء اللہ کراچی سے خوب کما کر آئے ہیں، کرسیاں لگی ہوتی ہیں اور دعوت ہوتی ہے تو کراچی کی چائے کی پیالیاں لگی ہوتی ہیں تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے اپنے پردیس کا مقصد سمجھا ہوا تھا۔ پردیس کی کمائی یعنی کراچی کی کمائی

---

[۱] التوبۃ:۱۱۹

[۲] البقرۃ:۱۸۳

کراچی میں نہیں خرچ کی بلکہ اپنے وطن لے گئے جس سے ان کو عزت ملی، اور اگر کراچی کی کمائی کراچی ہی میں خرچ کر دیتے تو وطن میں کوئی عزت نہ ملتی بلکہ لوگ بے وقوف سمجھتے۔

## مسافرانِ دنیا کی تین اقسام

لہٰذا دنیا کے پردیس سے دنیا کے وطن جانے والے تین قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض لوگ خالی کرنسی نقد لے جاتے ہیں کیوں کہ وہاں بھی وہی سکہ چلتا ہے جو پاکستان کی حدود میں چلتا ہے، اس لیے ان کا نقد بھی ان کے لیے کارآمد ہوتا ہے اور بعض لوگ ساری کرنسی کا سامان لے جاتے ہیں اور بعض لوگ نقد بھی لے جاتے ہیں اور سامان بھی یعنی کرسیاں اور چائے کی پیالیاں، پلیٹیں، قالین وغیرہ بھی لے جاتے ہیں۔ مہمانوں کے لیے چادریں لے جاتے ہیں۔ چنانچہ جب ہم لوگ کشمیر جاتے ہیں تو پہاڑوں پر دیکھتے ہیں کہ چادروں پر کراچی لکھا ہوا ہے اور معلوم ہوا کہ چائے کی پیالیاں بھی کراچی سے لائے ہیں۔ تو دنیا کے پردیس سے دنیا کے وطن جانے والوں کی تین قسمیں یہ ہیں: نمبر ایک خالی کرنسی یعنی نقد پیسہ لے جانے والے، نمبر دو کرنسی کے بجائے صرف سامان لے جانے والے، کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ ایسا سامان دیہاتوں میں نہیں ملے گا اور تیسری قسم یہ ہے جو دونوں لے جاتے ہیں کرنسی بھی اور سامان بھی۔

## دنیا کا سامانِ سفر آخرت کے لیے کارآمد نہیں

اسی سے سمجھئے کہ جب ہم آخرت کی طرف جاتے ہیں، جس دن ہمارا ڈیپارچر ہوتا ہے، دنیا سے روانگی ہوتی ہے اور دنیا کا ویزا ختم ہو جاتا ہے تو جو بڑے سے بڑے پردیس کی مختلف قسم کی زندگی گزارنے والے اس جہاں میں ہیں بتایئے کہ ڈیپارچر کے وقت ان کے ساتھ کیا کیا سامان جاتا ہے؟ جب دنیا سے آخرت کی طرف قبرستان میں ہمارا جنازہ اُترتا ہے تو بتایئے کہ کوئی دنیا کی کرنسی لے جاتا ہے؟ یا پلیٹ، پیالیاں، موبائل، ٹیلی فون، وائرلیس، صاف ستھری چادریں، کاریں وغیرہ کوئی سامان لے جاتا ہے؟ یا سامان اور نقد دونوں لے جاتا ہے؟ نہ سامان لے جاتا ہے نہ نقد کرنسی لے جاتا ہے اور نہ دونوں لے جاتا ہے۔ جب ہم دنیا سے جاتے ہیں اور قبر میں ہمارا جنازہ اُترتا ہے تو شاعر کہتا ہے ؎

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اس منزل سے ہم

دوسرا شاعر کہتا ہے۔

دبا کے قبر میں سب چل دیے دعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو

جو آگے پیچھے پھرتے تھے، کپڑے دھوتے تھے، تیل کی مالش کرتے تھے، پیر دباتے تھے، یہ سارے خدمت گزار مٹی ڈال کر چلے جارہے ہیں۔

## شَکُوْرٌ کی تعریف

مٹی ڈالنے پر مجھے ایک واقعہ اچانک یاد آگیا جس کو میں بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اشارہ سمجھتا ہوں ورنہ اچانک یاد نہ آتا۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام شَکُوْرٌ ہے۔ محدثِ عظیم ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مشکوٰۃ شریف کی شرح مرقاۃ میں اللہ کے ناموں کی تفصیل اور شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ کے ننانوے ناموں میں سے ایک نام شَکُوْرٌ ہے۔ اس کے معنیٰ ہیں اَلَّذِیْ یُعْطِی الْاَجْرَ الْجَزِیْلَ عَلَی الْعَمَلِ الْقَلِیْلِ شکور اس ذات کو کہتے ہیں جو تھوڑے سے عمل پر بہت زیادہ انعام دے دے۔[۳] مثال کے طور پر سڑک پر چلتے ہوئے حسینوں سے، نامحرم عورتوں سے نظر بچائی، یہ نظر بچانا کون سا بڑا کام ہے؟ آپ پٹائی سے بچ گئے، رُسوائی سے بچ گئے، عشق مجازی سے بچ گئے اور ذلت وخواری سے بچ گئے۔ عورتوں میں بھی یہ تاثر ہوتا ہے کہ یہ نظر بچا کر گزرنے والا کوئی اللہ والا بندہ معلوم ہوتا ہے۔ اگر دیکھ لیتے تو داڑھی کی عزت ختم ہوجاتی، گول ٹوپی کی عزت ختم ہوجاتی۔ اللہ تعالیٰ نے اس نظر کی حفاظت پر تین انعام عطا فرمائے جو اُن کے شکور ہونے کی دلیل ہے۔

## حفاظتِ نظر کا پہلا انعام بے چینی سے حفاظت

پہلا انعام کیا ہے؟ بے چینی سے حفاظت۔ نظر ڈالنے کے بعد بے چینی بڑھ جاتی ہے

---

۳؎ مرقاۃ المفاتیح:۵/۸۵،کتاب اسماء اللہ تعالیٰ،المکتبۃ الامدادیۃ،ملتان

www.khanqah.org

کہ آہ کاش! یہی ملی ہوتی، تو لفظ کاش اور حسرت سے آپ کو حفاظت ملتی ہے۔ اس پہلے انعام کا نام ہے حسرتوں سے حفاظت۔ اب کاش نہیں نکلے گا کیوں کہ دیکھا ہی نہیں، پھر گھر کی چٹنی روٹی، بریانی اور پلاؤ معلوم ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے یہ ہم کو عطا فرمائی ہے۔ آپ بتائیے کہ اگر مجنوں کو ساری دنیا کی عورتیں بریانی اور پلاؤ بھیجتیں اور اس کی وہ لیلیٰ جس پر وہ ظالم پاگل ہوا تھا سوکھی روٹی بھیجتی تو مجنوں کس لیلیٰ کا کھانا کھاتا؟ اپنی لیلیٰ کا، اور کہتا کہ یہ سوکھی روٹی میری لیلیٰ کے ہاتھ سے آئی ہے، تو جو مولیٰ کے عاشق ہیں، جو اللہ والے ہیں وہ اپنی بیوی کو تمام دنیا کی لیلاؤں سے بہتر سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے مولیٰ نے عطا فرمائی ہے اور اسی لیے وہ چین سے رہتے ہیں، ان کے گھر میں سکون رہتا ہے۔ اور جو اِدھر اُدھر تاک جھانک کرتے ہیں ان کے گھر میں بے برکتی، پریشانی اور لڑائی جھگڑے رہتے ہیں، کیوں کہ نظر میں تو دوسری سماگئی اس لیے اپنی بیوی ان کو اچھی نہیں لگتی۔ تو نظر بچانے کا پہلا انعام کیا ملا؟ حسرت اور بے چینی اور پریشانی سے حفاظت۔

## حفاظتِ نظر کا دوسرا انعام ایمان کی حلاوت

دوسرا انعام ہے ایمان کی حلاوت۔ حدیثِ قدسی ہے، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، محدثین لکھتے ہیں کہ حدیثِ قدسی کی تعریف یہ ہے:

هُوَ الْكَلَامُ الَّذِیْ يُبَيِّنُهُ النَّبِیُّ بِلَفْظِهٖ وَيُنْسِبُهٗ اِلٰی رَبِّهٖ[۴]

حدیثِ قدسی وہ کلامِ نبوت ہے جو زبانِ نبوت سے نکلے مگر نبی یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے، ایسی حدیث کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ قدسی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نظر کتنی زہریلی چیز ہے، ابلیس کا تیر ہے:

اِنَّ النَّظَرَ سَهْمٌ مِّنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمٌ مَنْ تَرَكَهَا مَخَافَتِیْ اَبْدَلْتُهٗ اِيْمَانًا يَّجِدُ حَلَاوَتَهٗ فِیْ قَلْبِهٖ[۵]

---

[۴] مرقاۃ المفاتیح: ۱/۲۳۰، کتاب الایمان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

[۵] کنز العمال: ۵/۳۲۸ (۱۳۰۶۸)، الفرع فی مقدمات الزنا و الخلوۃ بالاجنبیۃ، مطبوعہ، مؤسسۃ الرسالۃ- المستدرک للحاکم: ۴/۳۴۹ (۷۸۷۵)

نظر ابلیس کا تیر ہے اور تیر بھی زہر میں بجھایا ہوا، جس نے میرے خوف سے اپنے قلب و نظر کو اس تیر سے بچالیا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اس کو کیا دوں گا؟ اس نے آنکھ کی مٹھاس مجھ پر فدا کی، میں اس کو دل کی مٹھاس، ایمان کی حلاوت دے دوں گا۔ علامہ ابنِ قیم جوزی فرماتے ہیں کہ بندے نے بصارت دے کر بصیرت لے لی۔ بصارت آنکھ کی بینائی کو کہتے ہیں، نظر کی روشنی کو بصارت کہتے ہیں، اس نے اپنی بصارت کو خدا پر فدا کیا، اس کے بدلہ میں اللہ نے اس کو بصیرت اور قلب کی ایمانی مٹھاس دے دی۔

## حفاظتِ نظر کا تیسرا انعام حسنِ خاتمہ کی بشارت

محدثِ عظیم ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ ہرات کے رہنے والے تھے۔ ثُمَّ هَاجَرَ اِلٰی مَكَّةَ پھر مکہ کی طرف ہجرت کی، آج ان کی قبر جنت المعلیٰ میں ہے، وہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ ایمان کی حلاوت دے گا پھر اس کا خاتمہ ایمان پر ضروری ہو جائے گا کیوں کہ اللہ تعالیٰ ایمان کی حلاوت دے کر واپس نہیں لیتے اور حفاظتِ نظر کا یہ تیسرا انعام ہے۔ لہٰذا آج سڑکوں پر، ایئرپورٹوں پر، ریلوے اسٹیشنوں پر، مارکیٹوں میں جگہ جگہ جہاں جہاں بھی عورتیں سامنے آئیں نظر بچابچا کر اللہ تعالیٰ سے حسنِ خاتمہ کا سودا کر لیجیے:

وَقَدْ وَرَدَ اَنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اِذَا دَخَلَتْ قَلْبًا لَا تَخْرُجُ مِنْهُ اَبَدًا

فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جس قلب کو ایمان کی مٹھاس دیتے ہیں پھر واپس نہیں لیتے

فِيْهِ اِشَارَةٌ اِلٰى بَشَارَةِ حُسْنِ الْخَاتِمَةِ[۲]

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اشارہ ہو گیا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ آج سڑکوں پر، ایئرپورٹوں پر اور بازاروں میں جگہ جگہ ایمان کی حلاوتیں بٹ رہی ہیں بشرطیکہ اس نظر سے مٹھائی کی دکانوں کو مت دیکھو یعنی نامحرم شکلوں پر نظر نہ ڈالو۔ اگر کسی کی شوگر بڑھی ہو اور وہ مٹھائی کی دکان کو دیکھ لے تو دیکھنے سے اس کی شوگر نہیں بڑھے گی لیکن یہ نظر کی ایسی ظالم مٹھائی ہے کہ دیکھنے سے ہی زہر اُتر جاتا ہے۔

---

۲ مرقاۃ المفاتیح: ۱/۴۳، کتاب الایمان، المکتبۃ الامدادیۃ، ملتان

www.khanqah.org

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے نامحرم عورتوں کو صرف دیکھ لیا، استعمال نہیں کیا، بات بھی نہیں کی لیکن یہ آنکھوں کا زنا ہو گیا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے، علماء سے عرض کرتا ہوں کہ بخاری شریف میں دیکھ لیجیے:

**زِنَی الْعَیْنِ النَّظَرُ** ؎

بدنگاہی آنکھوں کا زنا ہے اور اس میں وہ لڑکے بھی شامل ہیں جن کے داڑھی مونچھ نہ ہو، لہٰذا آنکھوں کا زنا کر کے ولی اللہ بننے کا خواب دیکھنے والوں کو اپنا سر پیٹنا چاہیے، ولی اللہ بننے کا شوق ہے تو کیا یہی قرینے ہیں ولی اللہ بننے کے؟

## ولی اللہ بننے کے لیے دو کام

لہٰذا نظر کی حفاظت اور دل کی حفاظت اگر سالک یہ دو کام کرلے تو ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ ہو جائے گا، باقی سب پرچے آسان ہیں، باقی سب گناہ چھوڑنا آسان ہیں بس دو کام اہم ہیں، ایک سرحد کی حفاظت اور ایک دارالخلافہ کی حفاظت۔ دیکھیے! دُشمن دو راستوں سے آتا ہے یا تو سرحد سے آئے گا یا براہِ راست دارالخلافہ پر ہوائی جہاز سے حملہ کر سکتا ہے، جب آپ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق آنکھوں کی سرحد کی حفاظت کرلی اور قلب کے دارالخلافہ کی حفاظت کرلی تو بس آپ کے لیے اللہ کی ولایت اور دوستی کا راستہ بالکل ہموار ہے۔ جو گناہ سے بچے گا، نظر بچائے گا اور دل بچائے گا وہ ظالم کیا جھوٹ بولے گا؟ بڑا مشکل پرچہ جو حل کرلے گا اس کو آسان پرچہ حل کرنا کیا مشکل ہے۔ جو سو ڈگری کا بخار برداشت کرلے گا اس کو پچاس ڈگری کا برداشت کرنا کیا مشکل ہے۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ جس کے اوپر بڑے بڑے ڈھول بجتے تھے جب کوئی اعلان بادشاہ لوگ کراتے تھے تو اونٹ پر کوچوان چوب مارتا تھا اور اعلان کرتا تھا کہ بادشاہ سلامت کا یہ اعلان ہے۔ اس نقارہ کی آواز دو میل تک جاتی تھی۔ وہ اونٹ ایک گاؤں سے گزرا تو چھوٹے چھوٹے بچوں نے تالیاں بجا بجا کر اس کو چڑانا شروع کیا تو مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس اونٹ نے کہا کہ اے بچو! تمہاری چھوٹی چھوٹی ہتھیلیوں کی چٹ چٹ پٹ پٹ کی جو

---

؎ صحیح البخاری: ۹۲۲/۲، ۹۲۳ (۶۲۲۵)، باب زنا الجوارح دون الفرج، المکتبۃ المظھریۃ

آواز ہے یہ مجھ پر کیا اثر کرے گی، میری پیٹھ پر جو نقارہ بجتا ہے اس کی آواز دو میل تک جاتی ہے۔ جب میرے کان اس زور و شور کی آواز کو برداشت کرنے والے ہوگئے ہیں تو تمہاری چھوٹی چھوٹی ہتھیلیوں کی یہ چٹ چٹ کی آواز میرے لیے تو مچھر کے برابر بھی نہیں ہے۔

## استحضارِ عظمتِ الٰہیہ کے آثار

لٰہذا جب اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں اُتر جاتی ہے اور میدانِ قیامت کے سوال جواب کا خوف دل میں اُتر جاتا ہے، اتنے بڑے نقارے کے بعد دنیا کی ملامتوں کا اور دنیا والوں کے لعن طعن کی وہ پروا بھی نہیں کرتا کہ لوگ کیا کہیں گے۔ ایک شخص نے ایک مشت داڑھی رکھ کر حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ حضرت جب سے داڑھی رکھی ہے، میرے تمام دوست احباب میرا مذاق اُڑا رہے ہیں، خوب ہنس رہے ہیں۔ حضرت حکیم الامت نے اس کو جواب لکھا کہ اپنے دوستوں کو ہنسنے دو تم کو قیامت کے دن رونا نہیں پڑے گا۔ اور ایک صاحب کو جواب دیا کہ لوگوں کے ہنسنے سے کیوں ڈرتے ہو؟ تم کیا لوگ نہیں ہو، کیا تم لُگائی ہو؟ لوگوں سے تو لُگائی ڈرتی ہے، تم مرد ہو کر ڈرتے ہو، ہنسنے دو۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ نظر کی حفاظت پر کتنا بڑا انعام ملا۔ نمبر ایک پریشانی، بے چینی، حسرت سے حفاظت۔ نمبر دو ایمان کی حلاوت، جو نظر بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان کی حلاوت دیں گے۔ اور ایمان کی حلاوت کے بعد تیسرا انعام کیا ملے گا؟ حسن خاتمہ یعنی ایمان پر خاتمہ کی بشارت۔

## حفاظتِ نظر پر حسن خاتمہ کے انعامِ عظیم کا سبب

اب اگر کوئی کہے کہ صاحب یہ نظر بچانا تو کوئی زیادہ مشکل کام نہیں، اتنا بڑا انعام اس پر کیوں ہے؟ تو جو نظر بچانے والے ہیں ان سے پوچھو کہ جب نظر بچاتے ہیں تو دل پر کیا گزرتی ہے۔ اور ایک صاحب نے پوچھا کہ نظر بچانے پر حلاوتِ ایمانی کا وعدہ اور اتنا زبردست انعام کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا چوں کہ نظر کی حفاظت پر سارا غم دل اُٹھاتا ہے اور جسم میں دل بادشاہ ہے، بادشاہ اگر آپ کے یہاں مزدوری کرے تو آپ مزدوری زیادہ دیں گے یا نہیں؟ تو اللہ تعالیٰ بھی دل کی مزدوری زیادہ دیتا ہے کہ دل جسم کا بادشاہ ہے لٰہذا دل جب محنت

کرتا ہے، غم اُٹھاتا ہے، مالک کو خوش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نوازتے ہیں، اپنے ایمان کی حلاوت دے دیتے ہیں، یوں سمجھ لو کہ اپنی محبت دے دیتے ہیں۔ مُردوں کی محبت سے نجات دی اور زندہ حقیقی دل میں مل گیا۔

## کہاں جاؤ گے اپنی تاریخ لے کر

اور اگر اِنہیں مرنے والوں پر مرتے رہے تو آخر میں جب ان کا جغرافیہ بدل جائے گا، چہرہ بدل جائے گا، صراحی جیسی گردن موٹی ہو جائے گی، گال اندر کو پچک جائیں گے، دانت منہ سے نکال کر ٹوتھ پیسٹ کر رہی ہوگی یا کر رہا ہوگا تو پھر میرا یہ شعر پڑھنا پڑے گا جو میں نے میر صاحب کے لیے کہا ہے، لیکن میر صاحب کے لیے ہی نہیں خود ہمارے لیے بھی ہے، سالکین کے لیے ہے، آدھی رات کا یہ شعر ہے۔ میں اللہ کی نعمت عرض کرتا ہوں کہ بعد منتصف اللیل جب اس دنیا کے آسمان پر اللہ تعالیٰ نزول فرماتے ہیں، بے ساختہ یہ شعر ہو گیا ؎

حسینوں کا جغرافیہ میر بدلا
کہاں جاؤ گے اپنی تاریخ لے کر

یہ تارے گننے کی تاریخ تھی، رونے کی، اشکباری، بے قراری اور اختر شاری کی۔ اختر شاری کے معنیٰ ہیں رات میں تارے گننا، میرا نام نہ سمجھنا۔ اختر کے معنیٰ تارے کے ہیں، نہیں تو آپ کہیں گے کہ آپ کو تو میں نے نہیں شمار کیا تھا۔ یہ سب کیا ہوا، کہاں گئی وہ تاریخ ؎

حسینوں کا جغرافیہ میر بدلا
کہاں جاؤ گے اپنی تاریخ لے کر
یہ عالَم نہ ہوگا تو پھر کیا کرو گے
زحل مشتری اور مریخ لے کر

## حُسنِ فانی سے دل لگانا حماقت ہے

آسمان کے ستاروں کے مانند زمین پر بھی حسن کے ستارے پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ سب

www.khanqah.org

فانی ہیں، اپنی حماقتوں سے باز آجاؤ۔ انٹرنیشنل ڈنکی، بین الاقوامی احمق جس کو دیکھنا ہو وہ حسینوں پر مرنے والے کو دیکھ لے۔ یہ میں نہیں کہتا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر گناہ کرنے والا تو بے وقوف ہے ہی لیکن نظر کا مجرم جو ہے یہ سب بے وقوفوں کا سردار ہے، امیر الحمقاء ہے کیوں کہ ملنا ملانا کچھ نہیں بس دل کو جلانا اور تڑپانا، پانا کچھ نہیں مفت میں آنکھوں کا زنا کررہا ہے۔ زبان سے اگر بات کرلی تو یہ زبان کا زنا ہے، بلاضرورت باتیں کررہا ہے، کہہ رہا ہے آپا! آپ کا مکان کہاں ہے؟ گلشن اقبال کے کون سے نمبر میں ہے؟ کیا ضرورت ہے آپ کو آپا سے یہ بات کرنے کی۔ اس کا حرام پاپا کھا رہے ہو اور نفس تمہارا اس پر چھاپہ مار رہا ہے۔ سوچو کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ جس کو ہر وقت یہ مراقبہ ہو کہ اللہ میری نظر کو دیکھ رہا ہے کہ میرا بندہ کہاں نظر ڈال رہا ہے وہ بدنگاہی کیسے کرسکتا ہے ؎

میری نظر پہ ان کی نظر پاسباں رہی
افسوس اس احساس سے کیوں بے خبر تھے ہم

ہر وقت یہ احساس رہے کہ اللہ میری نظر کو دیکھ رہا ہے۔ یہ نہیں کہ ایئرپورٹ پر کسی بڈھی کی مدد کا تو کوئی خیال نہیں اور کسی نمکین لڑکی کو دیکھا تو کہا کہ لایئے میں آپ کا بیگ بھی لے لوں اور آپ کا امیگریشن بھی کرادوں، میں ذرا مسافروں کی خدمت اچھی کرتا ہوں۔ ارے یہی ایک مسافرہ ہے! اور بھی تو مسافر ہیں۔ دیکھو جو کام کرو سوچو کہ اللہ بھی دیکھ رہا ہے، وہ دل کے راز کو جانتا ہے۔ بزرگ شاعر فرماتے ہیں ؎

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

یہ سمجھ لیجیے کہ اللہ کو ایکسرے کی ضرورت نہیں۔

## شَکُوْرٌ کی تشریح پر ایک حکایت

میں نے عرض کیا تھا کہ اللہ کا ایک نام شَکُوْرٌ ہے جس کے معنیٰ ہیں کہ تھوڑے سے عمل پر بہت زیادہ جزا دینے والا۔ اس پر ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک واقعہ بیان کیا تاکہ سمجھ میں آجائے کہ اللہ تعالیٰ کیسے شَکُوْرٌ ہیں اور کیسے اپنے بندوں کے اعمال پر بے حد

www.khanqah.org

جزا دیتے ہیں۔ یہ واقعہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد ۵ میں ہے جو عربی زبان میں ہے، میں اس کا ترجمہ کررہا ہوں۔ حُکِیَ اَنَّ رَجُلًا رَاٰی فِی الْمَنَامِ ایک شخص کی حکایت بیان کی گئی کہ ایک بزرگ نے اس کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔اس نے کہا حَاسَبَنِیْ رَبِّیْ میرے رب نے میرا حساب شروع کیا، فَخَفَّتْ کِفَّۃُ حَسَنَاتِیْ میری نیکیوں کا پلڑا ہلکا پڑ گیا، میں نے سمجھ لیا کہ بس اب جہنم میں جانا پڑے گا۔ فَوَقَعَتْ فِیْھَا صُرَّۃٌ کہ ایک چھوٹی سی تھیلی آکر گری جس سے میری نیکیوں کا وزن بڑھ گیا اور نجات مل گئی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا کہ مَا ھٰذَا یَا رَبِّیْ اے میرے رب! یہ تھیلی کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا سنئے، فرمایا ھٰذَا کَفُّ تُرَابٍ اَلْقَیْتَہٗ فِیْ قَبْرِ مُسْلِمٍ یہ وہ مٹی ہے جو اپنے ہاتھ سے تو نے ایک مسلمان کی قبر پر ڈالی تھی،[۸] وہی میں نے قبول کرلی تھی، آج اسی کے صدقہ میں تیری مغفرت ہوگئی۔

ایک تبلیغی دوست کو میں نے جب یہ بات بتائی تو اس نے کہا کہ پہلے تو میں تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالتا تھا، اب تو خوب بھر بھر کے ڈالوں گا۔

دوستو! ایک بات یہ عرض کرتا ہوں کہ جو لوگ ہر وقت میری بات سننے والے ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ آج علم میں کوئی اضافہ ہوگا۔ دردِ دل حاصل کیجیے، کیفیتِ ایمانی و احسانی حاصل کیجیے، بس یہی مقصد ہے۔علوم کے اضافہ والی بڑی بڑی لائبریریاں ہیں لیکن وہاں سگریٹ پی رہے ہیں، نماز بھی نہیں پڑھتے۔

## دنیا کا مال و متاع مقصدِ حیات نہیں

میں نے ابھی یہ عرض کیا تھا کہ دنیا کے پردیس سے دنیا کے وطن کی طرف جب واپسی ہوتی ہے تو تین طریقے پر ہوتی ہے: یا صرف کرنسی، یا سامان اور کرنسی، یا صرف سامان لیکن جب انسان اللہ کی طرف جاتا ہے، جب قبر میں جنازہ اُترتا ہے تو پھر کرنسی بھی یہیں چھوڑ دیتا ہے، سامان بھی چھوڑ دیتا ہے، اور اگر دونوں لے جانا چاہے تو کچھ نہیں لے جاسکتا۔ جب کچھ بھی ساتھ نہیں لے جاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ مقصدِ حیات یہ نہیں تھا، آخرت کے

---

۸؎ مرقاۃ المفاتیح:۵/۸۵،کتاب اسماء اللہ تعالیٰ،المکتبۃ الامدادیۃ،ملتان

www.khanqah.org

وطن اور اس وطن میں فرق ہے۔ دنیا کے پردیس کی کمائی اور کرنسی آپ اپنے دنیا کے وطن میں لے جاسکتے ہیں، کراچی کی کرنسی کشمیر لے جاسکتے ہیں لیکن جب اصلی وطن آخرت جانا ہوگا تو ہم ایک سوت کپڑا بھی نہیں لے جاسکتے، سوائے کفن کے کوئی پینٹ شرٹ نہیں لے جاسکتے، سب اُتارلی جائیں گی، گھڑیاں تک اُتارلی جائیں گی، چشمے بھی اُتار لیے جائیں گے، چاہے سنہری کمانی کیوں نہ ہو، ساری کرنسی جیب سے نکال کر، کُرتے پاجامے اُتار کر کفن میں لپیٹ دیا جائے گا کہ جاؤ اپنے وطن۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جب دنیا میں آئے تھے تو ننگے آئے تھے، جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بالکل ننگا آتا ہے، اب جاتے وقت اتنا ہوا کہ کچھ کفن اللہ تعالیٰ نے دے دیا کہ جب تم بچے تھے، پیدا ہوئے تھے، اس وقت تم ننگے بھی اچھے لگتے تھے مگر اب بڈھے ہوکر ننگے جاتے تو اچھا نہ لگتا، لہٰذا عزت کے ساتھ، شرافت کے ساتھ میرے پاس آؤ۔ کفن کو شریعت نے لازم کردیا اور اب تم ہمارے مہمان ہو، ہمارے پاس آرہے ہو لہٰذا اب تمہیں ہم مرسڈیز پر نہیں لادیں گے، بسیں اور کاریں تمہارے لیے عزت کی چیز نہیں ہیں لہٰذا جو سب سے زیادہ اشرف ہے، اشرف المخلوقات ہے تم اس انسان کے کندھوں پر چلو۔ آج کوئی بادشاہ بھی کسی کے کندھوں پر نہیں چل سکتا اور اگر چلے تو لوگ کہیں گے کہ یہ بادشاہ کیا حماقت کررہا ہے۔ اللہ نے اپنے مہمانوں کو یہ عزت دی۔

ایک بزرگ شاعر فرماتے ہیں کہ جب ہم دنیا میں آئے تھے تو کچھ ساتھ نہیں لائے لیکن جب آخرت کو گئے تو کیا ساتھ لے کر گئے۔ اس پر یہ شعر کہتے ہیں ؎

آئے تھے کس کام کو کیا کر چلے
تہمتیں چند اپنے سر پر دھر چلے

واں سے پرچہ بھی نہ لائے ساتھ میں
یاں سے سمجھانے کو لے دفتر چلے

## قیامت کے دن اعضا گواہی دیں گے

ہم اپنے دفتر کو دیکھیں کہ کیا کیا؟ کیا ہوا ہے اپنی خلوتوں میں، تنہائیوں میں جو کام کیے ہیں جس دن قیامت آئے گی تو یہ ہاتھ بولے گا۔

دست گوید من چنیں دزدیده ام

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ قیامت کا نقشہ کھینچتے ہیں کہ ہاتھ کہے گا کہ اے خدا! میں نے اس طرح چوری کی تھی اور

لب بگوید من چنیں بوسیدہ ام

ہونٹ بولیں گے کہ میں نے لڑکیوں یا لڑکوں کا حرام بوسہ لیا تھا۔ یہ ہونٹ خود بولیں گے، مجرم کے خلاف خود گواہی دیں گے لہٰذا ابھی سے ہوش میں آجانا چاہیے ۔

چشم گوید کردہ ام غمزہ حرام
گوش گوید چیدہ ام سوء الکلام

آنکھ کہے گی کہ میں نے حرام اشارہ بازی کی ہے، نامحرم عورتوں کو دیکھا ہے، کان کہے گا کہ میں ہمیشہ گانا سنا کرتا تھا:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ
وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ [۹]

اللہ اس دن منہ سیل کردیں گے، مہر لگادیں گے، سارے اعضا ہاتھ اور پیر سب بولنے لگیں گے، آج جن اعضا کو حرام مزے دیے جارہے ہیں یہی کل قیامت کے دن جوتے لگوادیں گے۔ رومانٹک والوں سے پوچھو کہ حرام بوسہ میں کتنا مزہ آتا ہے لیکن ان کو یہ پتہ نہیں کہ سر پر اسٹک پڑنے والی ہے، رومانٹک کی کھوپڑی پر اسٹک پڑے گی، اس وقت پتہ چلے گا جب یہ اعضا بولنے لگیں گے، لہٰذا جلد توبہ کرلینی چاہیے۔

## اللہ تعالیٰ کس طرح بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں

یہ مبارک مہینہ ہے، اس مبارک مہینہ میں رو رو کر ہم اللہ سے معافی مانگ لیں۔ جو شخص صدقِ دل سے توبہ کرتا ہے، علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[۹] یٰسٓ:٦٥

www.khanqah.org

اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمۡ حَسَنٰتٍ[1]
جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے ہم اس کی بُرائیوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے۔
اس پر ایک علمی اشکال یہ ہے کہ توبہ تو حالتِ ایمان میں قبول ہے، اللہ تعالیٰ نے پہلے اِلَّا مَنۡ تَابَ کیوں فرمایا؟ حضرت حکیم الامت نے تفسیر بیان القرآن میں اس کا جواب دیا کہ یہ آیت مشرکین کے لیے نازل ہوئی ہے یعنی مَنۡ تَابَ عَنِ الشِّرۡكِ جو شرک سے توبہ کرلے وَ اٰمَنَ پھر ایمان قبول ہوگا۔ حالتِ شرک میں جو بت کے سامنے سجدہ کرے، اس کا ایمان کیسے قبول ہوسکتا ہے۔ تفسیر مظہری میں بھی اِلَّا مَنۡ تَابَ کی تفسیر عَنِ الشِّرۡكِ کی ہے یعنی جو شرک سے توبہ کرے اور پھر ایمان بھی لے آئے اور نیک اعمال یعنی ضروری طاعات کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی جگہ نیکیاں عطا فرمائے گا۔ توبہ کرنے سے ہماری بُرائیاں کس طرح نیکیوں سے بدل جائیں گی، اس کی علامہ آلوسی نے تین تفسیر کی ہیں۔

## تبدیل سیئات بالحسنات کی پہلی تفسیر

تفسیر نمبر ایک کہ جتنی اس نے بُرائیاں کی تھیں ان کو مٹا کر اس کی جگہ اللہ تعالیٰ وہ نیکیاں لکھ دے گا جو وہ مستقبل میں کرنے والا ہے۔ ماضی کے گناہوں کو مٹا کر وہاں مستقبل کی نیکیاں لکھ دے گا اور خالی اس لیے نہیں چھوڑے گا کہ خالی چھوڑنے سے فرشتے طعنہ دیتے کہ کچھ دال میں کالا تھا، یہاں سے کچھ مٹایا گیا ہے کیوں کہ یہاں کچھ لکھا ہوا نہیں ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے غلاموں کی آبرو رکھ لی۔ آہ! اپنے بندوں کی آبرو رکھ لی۔ اللہ تعالیٰ اس کے سوابق المعاصی کو مٹا دے گا اور لواحق الحسنات کو وہاں لکھ دے گا یعنی ماضی کے جتنے معاصی ہیں اللہ تعالیٰ ان کو مٹا کر وہاں اس کی مستقبل کی نیکیاں لکھ دیں گے۔ مثلاً ایک شخص فلم میں گانا گاتا تھا، اب توبہ کرلی، نماز پڑھنے لگا، داڑھی رکھ لی اور حج کرنے گیا تو جتنا اس نے گانا بجانا کیا تھا جو اعمال نامہ میں لکھا ہوا تھا اس کو مٹا کر اس کی جگہ لَبَّیۡكَ اللّٰھُمَّ لَبَّیۡكَ لَبَّیۡكَ لَاشَرِیۡكَ لَكَ لَبَّیۡكَ اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ لَاشَرِیۡكَ لَكَ لکھا ہوا ہوگا۔

[1] الفرقان:۷۰

www.khanqah.org

یعنی توبہ کرتے ہی اس کے گناہوں کو اللہ تعالیٰ مٹادیتے ہیں اور وہاں وہ نیکیاں لکھ دیتے ہیں جو وہ آیندہ کرنے والا ہے، کیا یہ اللہ تعالیٰ کا کرم نہیں ہے۔

## دوسری تفسیر

اور دوسری تفسیر یہ ہے کہ ملکۂ تقاضائے معصیت کو ملکۂ تقاضائے حسنات سے تبدیل فرمادیتے ہیں۔یعنی جو ہر وقت گناہوں کے لیے پاگل رہتا تھا، ہر وقت فلمی گانے، وی سی آر، سینما ہر وقت ٹیڈیوں کے ساتھ اسٹیڈی کرکے نفس کو ریڈی رکھتا تھا اب توبہ کرکے سب گناہوں کو چھوڑ دیا، اب وہ اللہ والوں کے پاس جاتا ہے، نیک اعمال کرتا ہے، اللہ کی رحمت اس کے تقاضائے معصیت کی شدت کو تقاضائے حسنات کی شدت سے تبدیل کردیتی ہے لیکن ایک شرط ہے کہ چھپ چھپ کر وہ معصیت کی عادت کو زندہ نہ رکھے۔ جیسے کوئی بھنگی پاڑہ میں رہتا تھا اور روزانہ گو کے کنستر سونگھا کرتا تھا، اس کے بعد اس نے توبہ کرلی اور عطر کی دکان میں نوکری کرلی اور اس نے عطر والے سے کہا کہ صاحب ہم کو کوئی ایسا عطر دے دیجیے کہ پھر ہم پاخانہ نہ سونگھیں اور بھنگی پاڑہ سے ہم کو مناسبت نہ رہے۔اس نے کہا کہ بالکل ٹھیک ہے عود کا عطر لو، دس ہزار روپے کا تولہ ملتا ہے، عرب کے شہزادے لگاتے ہیں، تم روزانہ مفت میں لگالیا کرو کہ ہمارے ملازم ہو لہٰذا وہ ٹھیک ہوگیا، اب بدبودار چیز سونگھنے سے اس کو متلی آنے لگی کیوں کہ اس نے بھنگی پاڑہ جانا بالکل چھوڑ دیا تو سال چھ مہینے میں اس کی ناک کا مزاج جو فاسد تھا وہ مزاج سالم سے تبدیل ہوگیا۔وہ کہتا ہے کہ بدبو کے تصور سے میں اب بھنگی پاڑہ نہیں جاسکتا۔ گو کا کنستر دیکھتے ہی سے قے ہوجائے گی اور اس کے ایک ساتھی نے بھی بھنگی پاڑہ سے توبہ کی تھی لیکن وہ چور قسم کا تھا، کبھی ہفتہ میں مہینہ میں چھپ کر بھنگی پاڑہ جاکر گو کا کنستر سونگھ آتا تھا اور اپنے مربّی کو بتاتا بھی نہیں تھا کہ ایسا نہ ہو کہ پھر جانے ہی نہ دے۔اب بتائیے کہ کیا اس کو صحت ہوگی اور کیا اس کو بدبو سے نفرت ہوگی؟ کیوں کہ یہ ظالم خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہا تھا۔ مولانا رومی اس کو بڑے درد سے فرماتے ہیں اور میں بھی درد سے کہتا ہوں اپنے دوستوں سے ؎

www.khanqah.org

دست ما چو پائے مارا می خورد

جب میرا ہی ہاتھ میرے پیر کو کاٹ رہا ہے۔

بے امان تو کسے جان کے برد

تو اے خدا! تیری سلامتی و امن کے بغیر ہم اپنی جان کو کیسے بچاسکتے ہیں۔

دوستو! ہم اپنی جان پر رحم کریں ورنہ ساری زندگی کش مکش اور عذاب میں رہے گی۔ دنیا کا بھی عذاب ہوگا اور جب موت آئے گی تو قبر میں جب عذاب ہوگا تب پتہ چل جائے گا۔ اس لیے میں اللہ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے بزرگوں کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ چھپ چھپ کر غلط ماحول میں جانے کی حرام حرکت سے، گناہوں کے ارتکاب سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب کا انتظار نہ کریں۔ جو گناہوں سے سچی توبہ کرے گا پھر اس کے تقاضائے معصیت کو اللہ تعالیٰ نیکیوں کے تقاضے سے بدل دیں گے، کچھ دن کا معاملہ ہے۔ سال دو سال ایسا گزار لو کہ بالکل گناہ نہ کرو، پھر ان شاء اللہ تعالیٰ گناہوں کو دل ہی نہیں چاہے گا، دل ہی بدل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو اللہ والا بنادیں۔

## مال و متاع کے مقصدِ حیات نہ ہونے کی ایک عجیب دلیل

پہلی آیت جو میں نے تلاوت کی تھی اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ہم اہل تقویٰ کی صحبت میں رہیں تو مقصدِ حیات کو پالیں گے۔ مقصدِ حیات کیا ہے؟ جب ہم کفن لپیٹ کر جائیں گے تو کیوں کہ ہم اپنے زیورات، بیوی بچے، قالین، موبائل، ٹیلیفون، وائرلیس اور کرنسی کسی قسم کی کوئی چیز نہ لے جاسکیں گے، یہی دلیل ہے کہ یہ ہمارا مقصدِ حیات نہیں ہے۔ بتائیے! یہ دلیل ہے یا نہیں؟ ورنہ جب سے آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں کیا کسی نے دیکھا کہ کوئی مرنے والا اپنے ساتھ اپنا مکان اور قالین اور ٹیلی فون سب لے جارہا ہو اور فرشتوں سے امداد لے رہا ہو کہ اے فرشتو! دوڑو میں اکیلے اپنا قالین اور اپنا مکان نہیں اُٹھا سکتا، میری مدد کرو اور اس کے بعد آسمان سے فرشتے آگئے ہوں کہ جن کا یہ جنازہ ہے انہوں نے اللہ میاں سے درخواست کی ہے کہ میری کرسیاں اور میرا قالین، میرا ٹیلی فون اور موبائل، میری کاریں اور میرا سازوسامان آخرت میں پہنچ جانا چاہیے، آج تک کیا کوئی مردہ ایسا گیا ہے جو اپنا مکان اور اپنا

دنیا کا سامان ساتھ لے گیا ہو؟

## عبادت کے مقصدِ حیات ہونے پر دو دلائل

معلوم ہوا یہ مقصدِ حیات نہیں ہے، یہ وسائل حیات ہیں۔ وسائل چھن جاتے ہیں مقاصد نہیں چھنتے۔ یہی دلیل ہے کہ ہمارا مقصدِ حیات عبادت ہے، ہم عبادت کے نور کو اللہ کے پاس لے کر جاتے ہیں، اور اسی میں ایک دلیل اور بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرتے دم تک اپنا نام لینے کی طاقت دیتے ہیں کیوں کہ یہ مقصدِ حیات ہے اور بہت سی طاقتیں ساٹھ ستر سال کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب طاقت ختم ہو گئی تو بڈھا اپنی بڑھیا سے کہتا ہے کہ لینے دینے پر ڈالو خاک، کرو محبت پاک۔ دوستو! آخری زندگی میں سوائے اللہ تعالیٰ کا نام لینے کے ساری طاقتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ بعض لوگ نابینا ہو گئے، بہرے ہو گئے، مگر زبان ان کی حرکت کرتی رہی، اللہ کا نام وہ لیتے رہے جو اللہ کے نام کے عادی تھے، اور جو اللہ کے نام کے عادی نہیں تھے چھپ چھپ کر بھنگی پاڑہ جاتے رہے اور خبیث حرکتیں کرتے رہے، ان کا خاتمہ کس طرح خراب ہوا۔

## غیر اللہ سے دل لگانے کا خوف ناک انجام

دوستو! بڑا دردناک واقعہ سناتا ہوں۔ علامہ ابنِ قیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک عاشق تھا، چھپ چھپ کر اپنے معشوق سے ملا کرتا تھا، آخر جب اس کو موت آنے لگی تو اس کے دوستوں نے کہا کہ اب کلمہ پڑھ لو۔ تو کلمہ کے بجائے وہ یہ شعر پڑھتا ہے ؎

رِضَاكَ اَشْهٰى اِلٰى فُؤَادِیْ
مِنْ رَّحْمَةِ الْخَالِقِ الْجَلِيْلِ[1]

اے معشوق! تیرا خوش ہو جانا مجھے خالق جلیل کی رحمت سے زیادہ محبوب ہے۔ نعوذ باللہ۔ کفر پر خاتمہ ہوا۔ تو دوستو! ایسا نہ ہو کہ چھپ چھپ کر یہ حرکت موت کے وقت ظاہر ہو جائے،

[1] الجواب الکافی لابن القیم الجوزی

نعوذ باللہ اور سوءِ خاتمہ کے ساتھ جہنم میں ہمیشہ کے لیے داخلہ ہو، اللہ پناہ میں رکھے۔ اس لیے ہم سب جلد از جلد دل سے غیر اللہ کو نکال دیں ۔

لے آرزو کا نام تو دل کو نکال دوں
مؤمن نہیں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

مؤمن شاعر تھا، اس کا ایک دوست تھا، اس کا نام آرزو تھا لیکن بدعتی تھا لیکن جب یہ اہل حق سے وابستہ ہوئے اور سنت کی زندگی مل گئی، تو بدعت کی زندگی سے نفرت ہوگئی لیکن دل کہتا رہتا تھا کہ چلو آرزو کے پاس، چلو آرزو کے پاس، ایک دفعہ اپنے دل کو ٹھونک کر کہا کہ اے دل سن لے ۔

لے آرزو کا نام تو دل کو نکال دوں

اگر تو نے آرزو کا نام لیا تو تجھی کو نکال کر پھینک دوں گا۔

مؤمن نہیں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

ہم اگر اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں سے، سنت کو دفن کرنے والوں سے ملیں تو ہم مؤمن نہیں ہیں، میں ایسے لوگوں سے ہرگز نہیں ملوں گا۔

میں اپنے ان دوستوں سے کہتا ہوں جنھوں نے گناہوں سے توبہ کی ہے کہ گناہوں کے مراکز کو، گناہوں کے اڈّوں کو بالکل چھوڑ دو، یہی کہہ دو کہ اگر گناہ کا نام لیا تو اے دل! میں تجھ کو ہی سینے سے نکال دوں گا۔ ان شاء اللہ میں مسجد میں، رمضان کے مہینہ میں اعلان کرتا ہوں کہ ایک پورا سال گناہوں سے بچ کر گزار لیں تو ان شاء اللہ تعالیٰ دل پاک ہوجائے گا، تقاضائے معصیت کو اللہ تعالیٰ تقاضائے حسنات سے تبدیل فرمادے گا۔

## تبدیل سیئات بالحسنات کی تیسری تفسیر

اور تیسری تفسیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کی برکت سے کس طرح بُرائی کو مٹا کر حسنات سے تبدیل فرماتا ہے۔[۱۲] سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، مسلم شریف کی روایت ہے یُؤْتٰی

[۱۲] روح المعانی:۱۹/۵۰،الفرقان(۷۰)،دار احیاء التراث،بیروت

www.khanqah.org

بِالرَّجُلِ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ قیامت کے دن ایک آدمی لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ اے فرشتو! اس پر اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ پیش کرو۔ اِعۡرِضُوۡا عَلَیۡہِ صِغَارَ ذُنُوۡبِہٖ اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے وَیُنۡحٰی عَنۡہُ کِبَارُھَا اور اس کے بڑے بڑے گناہ چھپادیے جائیں گے، اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تم نے یہ گناہ کیے تھے؟ وہ کہے گا کہ ہاں اللہ تعالیٰ! اور دل میں ڈرے گا کہ اب تو بس جہنم میں گئے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اس کے ہر صغیرہ گناہ کی جگہ پر حسنہ اور نیکی لکھ دو اور یہ وہ نیکی نہیں ہوگی جو اس نے کی ہوگی بلکہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے عطا فرمادیں گے کہ یہاں نیکی لکھ دو، اور ایک دوسری روایت میں ہے لَیَأۡتِیَنَّ نَاسٌ یَّوۡمَ الۡقِیَامَۃِ بہت سے لوگوں کے ساتھ کرم کا یہ معاملہ ہوگا۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر روح المعانی میں فرمایا کہ یُسَمّٰی ھٰذَا (التَّبۡدِیۡلُ) کَرَمُ الۡعَفۡوِ اس کا نام عفو کریمانہ ہے[۱۳] کہ اللہ تعالیٰ معافی بھی دے رہے ہیں اور گناہ کی جگہ نیکیاں بھی دے رہے ہیں، کیسا کریم مالک ہے۔ اس کرم کو دیکھ کر وہ کہے گا کہ اللہ میاں! ابھی تو میرے اور بھی گناہ ہیں، اِنَّ لِیۡ ذُنُوۡبًا لَمۡ اَرَھَا ھُنَا میں اپنے بڑے بڑے گناہوں کو تو یہاں دیکھ ہی نہیں رہا ہوں۔ ذرا ڈھٹائی تو دیکھیے کہ جب چھوٹے چھوٹے گناہوں پر نیکیاں ملنے لگیں اور انعامات ملنے لگے تو یہ ظالم اپنے بڑے بڑے گناہوں کو اللہ میاں کے سامنے پیش کررہا ہے۔ اِنَّ لِیۡ ذُنُوۡبًا لَمۡ اَرَھَا ھُنَا کہ اللہ میاں میرے تو اور بھی بڑے بڑے گناہ تھے، میں ان کو کیوں نہیں دیکھ رہا ہوں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس مقام کو بیان فرمایا تو آپ ہنس پڑے، حَتّٰی بَدَتۡ نَوَاجِذُہٗ یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں[۱۴] کہ بندوں کا یہ حال ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے تو اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ہنس پڑیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ آہ! اللہ تعالیٰ کے کرم بے پایاں کا ہم اندازہ نہیں کرسکتے۔

## مقصدِ حیات عبادت ہے

جو دو آیات میں نے تلاوت کیں ان سے معلوم ہوا کہ ہماری زندگی کا مقصد حصولِ تقویٰ یعنی اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی ہے۔ اگر ہماری کرنسی، ہماری قالینیں، ہمارے گھر، ہمارے بال بچے، ہمارے کاروبار، ہمارے پیسے سب موت کے وقت چھن جائیں گے اور کفن

[۱۳] روح المعانی: ۱۹/۵۰، الفرقان (۷۰)، دار احیاء التراث، بیروت
[۱۴] الجواب الکافی لابن القیم الجوزی

www.khanqah.org

لپیٹ کر جانا ہے تو دوستو! معلوم ہوا ہے کہ یہ چیزیں مقصدِ حیات نہیں تھیں ورنہ اللہ ہمارا سب مال جنت میں بھیج دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ ہم نے تمہاری زندگی کا مقصد بیان کردیا، اب تم لاکھ دنیا کی محبت میں پھنس کر ہمیں بھولے رہو، یہ تمہاری ذمہ داری ہے۔ ہم نے تو تم کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا لیکن تم رومانٹک دنیا میں جاکر حسینوں کے چکر میں پڑے ہوئے ہو۔ تو تم نے میری بندگی چھوڑ کر گندگی میں جو اپنی زندگی ضایع کی اس کے تم ذمہ دار ہو۔ اگر میں قرآن میں اعلان نہ کرتا تو تم کہہ سکتے تھے کہ اللہ میاں آپ نے پیدا کرکے ہم کو بتایا بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بتادیا وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ[۱۵] ہم نے تمہیں اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا۔ تو بس عبادت ہی جائے گی اللہ کے یہاں۔ لہٰذا دوستو! عبادت کی کرنسی ہی جائے گی، اب اس کی توفیق اور ولی اللہ بننے کا نسخہ بتاتا ہوں۔

## متقی اور ولی اللہ بننے کے دو نسخے

نمبر ایک اہل اللہ اور اہل تقویٰ کی صحبت میں جاؤ مگر جس سے مناسبت ہو۔ یہاں ہمارے اس شہر کے اندر حضرت مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم بڑے اکابر میں سے ہیں، مفتی رفیع عثمانی اور مفتی تقی عثمانی کے استاد ہیں، ان کو بخاری پڑھائی ہے، سمجھ لیجیے کہ کتنے بڑے عالم ہیں، ان سے مناسبت ہو تو وہاں جائیے۔ مولانا تقی عثمانی کو بھی خلافت ہے، مولانا رفیع عثمانی کو بھی خلافت ہے، مولانا سحبان محمود صاحب کو بھی خلافت ہے، مولانا یوسف لدھیانوی بھی خلیفہ ہیں، بہرحال جہاں آپ کا گروپ ملتا ہو۔ دیکھو! ہر ایک کا خون مت چڑھوانا، محمد علی کلے کو دیکھا کہ بڑا مشہور آدمی ہے، ڈاکٹر سے کہیے کہ ہمارا خون ملائیے، جب خون کا گروپ مل جاتا ہے، تب خون چڑھوایا جاتا ہے، اگر مناسبت کے بغیر بیعت میں جلدی کردی تو میرا یہ شعر پڑھنا پڑے گا۔ وہ شعر سنئے؎

آنکھ سے آنکھ ملی دل سے مگر دل نہ ملا
عمر بھر ناؤ پہ بیٹھے رہے ساحل نہ ملا

---

۱۵؎ الذّٰریٰت:۵۶

اس لیے ہم سب کے دادا پیر حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا ارشاد ہے کہ جہاں تمہاری مناسبت ہو وہیں فائدہ ہو گا۔

## ولی اللہ بننے کا پہلا نسخہ صحبتِ اہل اللہ ہے

بیان کے شروع میں جو دو آیات میں نے تلاوت کیں ان میں ایک خاص ربط ہے جو ان شاء اللہ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تقویٰ والی زندگی، اللہ والی زندگی، ولی اللہ بننے کی زندگی کا ایک نسخہ تو ہم نے پہلی آیت میں نازل کیا کہ تم اللہ والوں کے ساتھ رہو تو اللہ والے بن جاؤ گے۔ میرے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ حکیم اختر! آم والوں سے آم، مٹھائی والوں سے مٹھائی، کباب والوں سے کباب اور کپڑے والوں سے کپڑا ملتا ہے۔ اسی طرح اللہ والوں سے اللہ ملتا ہے۔ لاکھ کتاب پڑھ لو، مگر اللہ کو نہیں پاسکتے ہو۔ اگر آپ مٹھائی والوں سے کپڑا خریدنے جائیں تو کیا کہے گا کہ پاگل ہے، لے جاؤ اس کو آغا خان ہسپتال۔ اور کپڑے والے سے مٹھائی مانگو تو کیا کہے گا؟ کپڑے والوں سے کپڑا، مٹھائی والوں سے مٹھائی مانگتے ہو اور اللہ والوں سے خالی تعویذ! واہ! اللہ والے اسی لیے ہیں کہ آپ کو بس تعویذ دیتے رہیں۔ اگر اللہ والوں سے آپ نے اللہ حاصل نہیں کیا تو آپ نے ان کی کچھ عزت نہیں کی، کچھ قدر نہیں کی۔ لہٰذا ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

ان سے ملنے کی ہے یہی اِک راہ
ملنے والوں سے راہ پیدا کر

لیکن اگر مخلص نہیں ہے تو اللہ والوں کے ساتھ محض مرغا کھانے کے لیے بعض لوگ پڑے رہتے ہیں کہ یہاں پیر صاحب ہیں، مرغا آئے گا۔ ایک صاحب علی گڑھ کے اسٹوڈنٹ تھے، میرے ساتھ کر دیے گئے۔ میرے شیخ نے ان کو میرے ساتھ کر دیا تھا، کانپور کے قریب باندہ میں ایک بہت بڑا دار العلوم ہے، حضرت مولانا قاری صدیق صاحب کے یہاں کئی وقت مرغے کھائے، ان کی چارپائی رات کو میرے ہی ساتھ تھی، کہنے لگے کہ آپ نے جو یہ شعر پڑھا تھا کہ ؎

ان سے ملنے کی ہے یہی اِک راہ
ملنے والوں سے راہ پیدا کر

www.khanqah.org

تو اس پر میں نے بھی ایک شعر بنایا ہے۔ میں نے کہا کہ اچھا اس شعر کے مقابلے میں کون سا شعر آپ نے بنایا ہے، اس میں تو یہ تعلیم ہے کہ اللہ کو پانے کے لیے اللہ والوں کے پاس جاؤ، ان سے راہ و رسم قائم کرو۔ کہنے لگے کہ میرا شعر ویسا نہیں ہے جیسا آپ نے پڑھا لیکن سن لیجیے اچھا ہے ؎

مرغ کھانے کی ہے یہی اِک راہ
کھانے والوں سے راہ پیدا کر

دیکھا آپ نے! حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر پیش کرتا ہوں جو اچانک یاد آگیا کہ دوستو! اپنی قیمت اپنے بنگلوں سے اور اپنی کاروں سے مت لگاؤ، کاروبار سے مت لگاؤ۔ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کو کتنی محبت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ؎

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

اور حسن کی دنیا کا حال بھی سن لیجیے۔ کسی شاعر کا شعر ہے اور بہت عمدہ ہے ؎

ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے
کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے

یعنی شکلیں بگڑ گئیں، حسن و جمال سب جاتا رہا ؎

کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

## اللہ کا نام تمام لذاتِ کائنات کا کیپسول ہے

دوستو! اللہ پر فدا ہو جاؤ۔ مولائے کائنات پر جو فدا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو لیلائے کائنات اور دنیا بھر کی ساری مٹھائیاں، سارے کباب و بریانی کی لذت اپنے نام میں عطا فرماتے ہیں۔ ساری لذاتِ کائنات کا کیپسول اللہ کا نام ہے، اگر وہ بے مزہ ہوتے تو ان چیزوں میں کیسے مزہ پیدا کرتے۔ اگر اللہ تعالیٰ بے مزہ ہوتے تو کباب اور مرغی میں لذت اور مٹھائی اور گنے

میں رَس کیسے پیدا کرتے۔ بے رَس کا ہو اور گنوں میں رَس پیدا کر دے جس سے سارے عالَم کو شکر ملتی ہے۔

اے دل ایں شکر خوشتر یا آنکہ شکر سازد

جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے دل! یہ شکر زیادہ میٹھی ہے یا شکر کا پیدا کرنے والا زیادہ میٹھا ہے۔

اے دل ایں قمر خوشتر یا آنکہ قمر سازد

یہ چاند زیادہ حسین ہے یا چاند کا بنانے والا زیادہ حسین ہے۔ اللہ کو چھوڑ کر کہاں جاتے ہو۔ سارے رومانٹک والوں کا انجام گو اور مُوت کا مقام ہے، جہاں ہزاروں کی عزت خراب ہو رہی ہے۔

## شیطان دھوکہ باز تاجر ہے

مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو تو آپ سب لوگ مانتے ہیں، فرماتے ہیں کہ اگر کوئی تاجر بزنس مین آپ کو نمونہ کچھ دکھائے اور مال دوسرا دے دے تو آپ اس کو چار سو بیس، چکر باز اور دھوکہ باز کہتے ہیں اور اس سے کبھی سودا نہیں خریدتے لیکن ابلیس ہمیشہ دھوکہ دیتا رہتا ہے، حسینوں کے گال اور آنکھیں دکھاتا ہے، نمونہ کیسا دکھاتا ہے اور مال کیا دیتا ہے، پیشاب اور پاخانہ کے مقام پر ملوث کرتا ہے لیکن آہ! اس ابلیس کی دُم نہ چھوڑی۔ لوگ کہتے ہیں کہ کیا کریں صاحب! ہر طرف بے پردگی ہے، بے پردہ عورتوں نے تو ہماری ناک میں دَم کر رکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ تم نے اُن کی دُم میں ناک کیوں لگائی ہوئی ہے، تم نظر بچاؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر عمل کرو، وہ چین پاؤ گے، ہر ہر نظر کی حفاظت پر دل کو حلاوتِ ایمانی سے، اپنی محبت سے اللہ بھر دے گا۔ دوستو! بس زندگی مت ضایع کیجیے۔ درد بھرے دل سے کہتا ہوں اور اس کے آگے میں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ بقول حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ اگر میرا بس چلتا تو میں اپنا دل اپنے دوستوں کے دل میں ڈال دیتا۔

ان دو آیتوں میں تقویٰ حاصل کرنے کے دو نسخے اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے جن کی روشنی میں اس وقت دو نسخے میں نے ولی اللہ بننے کے، آخرت کی کرنسی کا مال دار بننے کے پیش کیے۔ جب ساری دنیا لات مار دے گی تو یہی کرنسی کام آئے گی اور وہ کیا ہے؟ اللہ کی دوستی۔

تقویٰ کے لیے ایک آیت تو اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمائی کہ اہل تقویٰ کی صحبت میں رہو، اگر اہل تقویٰ کے پاس نہ رہوگے تو غفلت کا لقوہ گر جائے گا۔

## ولی اللہ بننے کا دوسرا نسخہ

نمبر دو جب ریل کوئٹہ جاتی ہے تو دو انجن لگاتے ہیں، چڑھائی پر ایک انجن نہیں سنبھال پاتا، ایک انجن ریل کے پیچھے بھی لگا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کو فرض فرمایا۔ فرمایا کہ اے ایمان والو! میں نے رمضان کے روزے کس لیے فرض کیے، تم کو بھوکا پیاسا مارنے کے لیے نہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم متقی بن جاؤ کیوں کہ ایک انجن تو اللہ والوں کی صحبت کا ہے جس میں تم بیٹھتے ہو، دوسرا انجن اور لگا دیتا ہوں تاکہ تم جلد ولی اللہ بن جاؤ۔ یہ مہینہ ڈبل انجن کا ہے، اس مہینہ میں جس نے گناہ نہ چھوڑا سمجھ لو گیارہ مہینہ تک اس کو گناہ سے نجات نہیں مل سکتی۔ یہ بزرگوں کا تجربہ ہے۔ جس کا رمضان زیادہ اچھا ہوگا، تقویٰ سے گزر جائے گا، سمجھ لو اس کا پورا سال تقویٰ سے گزرے گا کیوں کہ اس نے اللہ کے رمضان کا احترام کیا۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کا احترام کیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کو تقویٰ سے عزت عطا فرمائیں گے۔ اس کو گناہوں سے ذلیل و رسوا نہیں فرمائیں گے۔ جو اللہ کے احکام کی عظمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس بندے کو عظمت و اکرام بخشتا ہے۔ بس تقریر ختم ہوگئی۔ یہ مہینہ ڈبل انجن کا ہے، ایک تو اہل اللہ کی صحبت ہے، جو الحمدللہ ہم کو نصیب ہے۔ ماشاء اللہ ہمارے شہر میں کیسے کیسے اہل اللہ موجود ہیں اور رمضان کا مقصد بھی تقویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ تاکہ تم متقی بن جاؤ، ہم تم کو بھوکا مارنے کے لیے روزہ فرض نہیں کر رہے ہیں لہٰذا افطار سے پہلے دعا کر لیجیے اور تہجد کے وقت دعا کر لیجیے جب سحری کے لیے اُٹھتے ہیں اور آج قرآنِ پاک ختم ہوا ہے، اس وقت بھی دعا قبول ہوتی ہے اور رمضان شریف میں دعا کی قبولیت کے چار اسباب ہیں۔ چار سبب اللہ کی رحمت کو برسانے کے لیے پیدا کر دیے گئے ہیں: (۱) افطار سے پہلے (۲) تہجد کے وقت میں (۳) جب قرآن پاک پڑھا جاتا ہے اس کے بعد (۴) عرش کے اُٹھانے والے فرشتے پورے مہینہ میں روزہ داروں کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں۔ فضائل رمضان میں دیکھ لیجیے۔

www.khanqah.org

اب دعا کیجیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ ‌ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ یاربّ العالمین! رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اور عرشِ اعظم کو اُٹھانے والے فرشتوں کی آمین کے صدقہ میں جو قرآنِ پاک آپ کا عظیم الشان کلام آج یہاں ختم ہوا ہے اس کے صدقہ اور طفیل میں اور اس مبارک مہینہ کے صدقہ اور طفیل میں اپنی رحمت سے ہمارے مجرمانہ دل کو نکال کر اپنے نیک بندوں کا دل داخل کر دیجیے۔ اے اللہ! ہمارے دلوں کا مزاج بدل دے، فاسقانہ نافرمان گناہ کے مزاج کو، خبیث عادتوں کو یااللہ! طیب مزاج سے بدل دے اور جو لوگ چھپ چھپ کر اپنے نالائق اور غلط ماحول میں جاکر اپنی عادت کو صحیح نہیں ہونے دے رہے ہیں اے خدا! اُن کو اپنی جان پر اور ہم سب کو اپنی جانوں پر رحم کرنے کی توفیق عطا فرما کہ ہم لوگ اپنے ہاتھوں سے اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ ماریں، اللہ والوں کا صحیح حق ادا کرنے کی توفیق دے دے کہ ہم جب ان کے دَر پر آگئے تو ساری بُرائیوں سے ہم سب کو توبہ کی توفیق عطا فرما دے۔ معصیت کے مراکز میں دوبارہ جاکر اپنی روح کی ناک کو فاسد کرنے سے ہم سب کو پناہ نصیب فرما۔ اے اللہ! اختر کو اور ہم سب کو اور میرے دوستوں کو اور ہم سب کے گھر والوں کو اور آپ سب کے گھر والوں کو ایسا ایمان و یقین عطا فرما دے کہ زندگی کا ہر لمحہ اور زندگی کی ہر سانس اے خدا! ہم سب آپ پر فدا کر دیں۔ آپ کو خوش کرنے کے لیے قربان کر دیں، کبھی ہم آپ کو ناراض نہ کریں، نہ اختر، نہ اس کی اولاد، نہ میرے دوست، نہ ان کے گھر والے سب کو ایسا ایمان و یقین عطا فرما دے، اولیائے صدیقین کا جو آخری مقام ہے جہاں سے آگے نبوت شروع ہوتی ہے اے خدا! آپ نے بابِ نبوت کو بند فرمایا لیکن اولیائے صدیقین کا دروازہ کھولا ہوا ہے، اپنی رحمت سے ہم سب کے لیے اولیائے صدیقین کے دروازے کھول دیجیے اور ہم سب کو منتہائے اولیائے صدیقین کا مقام اپنی رحمت سے عطا فرما دیجیے کیوں کہ آپ کریم ہیں اور کریم کی تعریف محدثین نے یہ کی ہے کہ کریم وہ ہے جو نالائقوں پر مہربانی کر دے، ہم نالائق ہیں لیکن آپ تو لائق ہیں، اپنے کرم سے ہم نالائقوں پر مہربانی فرما دیجیے۔

وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

## اس وعظ سے کامل نفع حاصل کرنے کے لیے یہ دستور العمل کیمیا اثر رکھتا ہے

# دستور العمل

### حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ دستور العمل جو دل پر سے پردے اٹھاتا ہے، جس کے چند اجزاء ہیں، ایک تو کتابیں دیکھنا یا سننا۔ دوسرے مسائل دریافت کرتے رہنا۔ تیسرے اہل اللہ کے پاس آنا جانا اور اگر ان کی خدمت میں آمد و رفت نہ ہو سکے تو بجائے ان کی صحبت کے ایسے بزرگوں کی حکایات و ملفوظات ہی کا مطالعہ کرو یا سن لیا کرو اور اگر تھوڑی دیر ذکر اللہ بھی کر لیا کرو تو یہ اصلاحِ قلب میں بہت ہی معین ہے اور اسی ذکر کے وقت میں سے کچھ وقت محاسبہ کے لیے نکال لو جس میں اپنے نفس سے اس طرح باتیں کرو کہ

”اے نفس! ایک دن دنیا سے جانا ہے۔ موت بھی آنے والی ہے۔ اُس وقت یہ سب مال و دولت یہیں رہ جائے گا۔ بیوی بچے سب تجھے چھوڑ دیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تیرے پاس نیک اعمال زیادہ ہوئے تو بخشا جائے گا اور گناہ زیادہ ہوئے تو جہنم کا عذاب بھگتنا پڑے گا جو برداشت کے قابل نہیں ہے۔ اس لیے تو اپنے انجام کو سوچ اور آخرت کے لیے کچھ سامان کر۔ عمر بڑی قیمتی دولت ہے۔ اس کو فضول رائیگاں مت برباد کر۔ مرنے کے بعد تو اس کی تمنا کرے گا کہ کاش! میں کچھ نیک عمل کر لوں جس سے مغفرت ہو جائے، مگر اس وقت تجھے یہ حسرت مفید نہ ہو گی۔ پس زندگی کو غنیمت سمجھ کر اس وقت اپنی مغفرت کا سامان کر لے۔“

www.khanqah.org

# اُمورِ عشرہ برائے اصلاحِ معاشرہ

## از محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یعنی وہ دس اُمور (کام) جن کے التزام سے دین کے دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائے گی۔

۱۔ تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲۔ ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳۔ اخلاقِ ذمیمہ (بُرے اخلاق) میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص وطمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا۔ ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائل تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵۔ صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶۔ نماز کی سنن میں سے قرأت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقے کو سیکھنا۔ نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کرکے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

www.khanqah.org

۷۔ سنن عادات کا بھی خاص خیال رکھنا۔ مثلاً کھانے پینے ،سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقے پر عمل کرنا۔

۸۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلامِ پاک کے حُسن وجمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعدِ اخفاء واظہار، معروف ومجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا۔ اور درود شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۔ پریشان کن حالات ومعاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت وپریشانی میں مبتلا نہیں ہوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہوا ہوں۔ نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر وثواب ہو گا۔

۱۰۔ اپنے شب وروز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا۔ جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سُنتِ مؤکدہ، سُنتِ غیر مؤکدہ، مستحب ومباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر وشرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات میں سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے
اللہ جل جلالہ سے مِلاتے ہیں سُنّت کے راستے

www.khanqah.org

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات سے جو امتیازی صفت عطا فرمائی ہے وہ اس کا عقل و شعور ہے۔ عقل سے نوازنے کا مقصد اسے صرف دنیا پر لگانا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور ناراضگی کو پہچاننا، اپنے اصل وطن کے لیے تیاری کی فکر کرنا اور راہِ راست سے گمراہ کر کے جہنم میں لے جانے والے اعمال سے بچنے کی کوشش کرنا ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس وعظ "مقصدِ حیات" میں انسان کی توجہ اسی جانب مبذول کرائی ہے کہ دنیا کی لذتیں، راحتیں اور نعمتیں انسان کا سببِ حیات ہیں، مقصدِ حیات نہیں ہیں۔ ان سے اس طرح دل لگانا جو آخرت کی فکر و تیاری سے غافل کر دے انتہائی درجے کی نادانی ہے۔ سمجھدار انسان وہی ہے جسے دنیا کی عارضی رنگ رلیاں، زیب و زینت اور چمک دمک آخرت کی نہ ختم ہونے والی زندگی کی نعمتوں سے غافل نہ کر سکے۔

www.khanqah.org

AW-015

ناشر

کتب خانہ مظہری